میثاقِ مدینہ کی اہم شرائط اور انکے اثرات بیان کریں۔

تعارف:

میثاقِ مدینہ دنیا کا سب سے پہلا سیاسی اور سماجی معاہدہ ہے۔ حضرت محمدؐ نے ہجرتِ مدینہ کے بعد یہاں کی آبادی (خصوصاً یہودی) کے ساتھ ایک تحریری معاہدہ کیا جو "میثاقِ مدینہ" کے نام سے جانا گیا۔ بعض مورخین میگنا کارٹا کو پہلا بین الاقوامی معاہدہ قرار دیتے ہیں جبکہ میثاقِ مدینہ 622ء میں ہوا اور میگنا کارٹا 1215ء میں انجام پایا۔ اس حساب سے یہ دنیا کا پہلا بین الاقوامی معاہدہ ہے۔

اس معاہدے کا مقصد مدینہ کے یہود خصوصاً اوس و خزرج کے قبائل کے درمیان نسلاً در نسلاً چلتی چپقلش کو ختم کرنا اور انصار و مہاجر کے علاوہ پورے مدینہ میں امن اور تعاون کو فروغ دینا تھا۔ اس معاہدے کی رو سے عوام کی مذہبی آزادی یقینی بنائی گئی جس سے طے پایا کہ خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم سب کو تمام معاملات میں برابر شراکت اور نمائندگی دی جائے گی۔ دستاویز کا دیباچہ کہتا ہے:

> "یہ محمدؐ بن عبداللہ کا معاہدہ ہے جو کہ مکی اور مدنی مسلمانوں کے امور کو چلائے گا اور جو بھی اس معاہدے میں شریک ہوگا وہ امتِ واحد کا حصہ ہوگا۔"

میثاقِ مدینہ میں 53 دفعات شامل تھے۔ اس کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ آنحضرت محمدؐ نے یہود سے اپنی قیادت تسلیم کروائی جو کہ صدیوں سے مدینہ کی قیادت کرتے چلے آرہے تھے۔ اس معاہدے کی بدولت مدینہ کو حرم کا درجہ دیا گیا جہاں کسی بھی قسم کا خون بہانا ممنوع تھا اور اسلام کے بنیادی اصول جیسا کہ رواداری، تکثیریت، مذاکرات اور توحید پر عمل درآمد کیا گیا۔ میثاقِ مدینہ کی شرائط کو ایسے ترتیب دیا گیا کہ نہ صرف یہود مع انصار و مہاجرین میں بھائی چارا پیدا ہوا بلکہ یہودی قبائل بھی امن اور سلامتی سے معاملات کو سلجھانے پر فوقیت دینے لگے اور اندرونی انتشار اور کھینچا تانی سے مدینہ کو چھٹکارا مل گیا۔

میثاقِ مدینہ کی اہم شرائط

میثاقِ مدینہ دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:-

میثاقِ مدینہ

پہلا حصہ ← انصار اور مہاجرین کے مابین معاہدہ

دوسرا حصہ ← مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین معاہدہ۔

بحوالہ الوثائق السیاسۃ ڈاکٹر حمید اللہ فرماتے ہیں کہ اس وقت متعدد ضروری مسائل کی فوری طور پر حل طلب تھے۔

1-) اپنے اور مقامی باشندوں کے حقوق و فرائض کا تعین
2) مہاجرینِ مکہ کے توطن اور گزر بسر کا انتظام۔
3) شہر کے غیر مسلم عربوں اور خصوصاً یہودیوں سے سمجھوتہ۔
4) شہر کی سیاسی تنظیم اور فوجی قوت کا اہتمام
5) قریشِ مکہ سے مہاجرین کو پہنچے ہوئے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ۔

مندرجہ بالا مسائل کو حل کرنے کے لیے میثاقِ مدینہ کا معاہدہ ہوا جسکے اہم نکات درج ذیل دو حصوں میں بیان کیے گئے ہیں۔

(1) انصار و مہاجر کے مابین معاہدہ کے شرائط

پہلے حصے کا تعلق انصار و مہاجرین یعنی اہل ایمان سے ہے۔ معاہدہ کے نکات درج ذیل ہیں۔

1- یہ حکم نامہ نبی اور اللہ کے رسول کا قریش اور اہلِ یثرب میں سے اہلِ ایمان اور ان لوگوں کے مابین ہے جو انکے تابع ہوں اور انکے ساتھ شامل ہو جائیں اور انکے ہمراہ جنگ میں حصہ لیں۔

2- قریش سے ہجرت کرکے آنے والے اپنے قبیلے کے ذمہ دار ہوں گے اور اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے۔ اپنے یہاں کے قیدی خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے تاکہ ایمان والوں کا باہمی برتاؤ نیکی اور انصاف کا ہو۔

3- تمام مسلمان اپنے آپ کو رضاکار سمجھیں۔

4- مسلمان آپس میں امن و اتحاد رکھیں گے جو کہ اسلام کی بنیاد ہے۔

3- مسلمانوں کے مختلف عناصر کو حقوق و فرائض کے لحاظ سے مساوی سمجھا جائے گا۔

6- فوجی خدمت سب کے لیے ضروری ہوگی۔

7- تمام مہاجرین کو ہر معاملات میں ایک قبیلے کی حیثیت دی گئی جبکہ اس منشور کی روشنی میں انصار کے قبائل کو اسی شکل میں تسلیم کیا گیا۔

8- قریش مکہ کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

9- تمام معاملات کے لیے اور آپس میں اختلافات کے لیے حضرت محمدؐ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

10- ایمان والوں کے ہاتھ ہر اس شخص کے خلاف اٹھیں گے جو ان میں سے سرکشی کرنے یا استحصال بالجبر کرنا چاہے یا گناہ کرے یا ایمان والوں کے درمیان فساد پھیلانا چاہے۔

11- ایمان والے باہم اس چیز کا انتقام لیں گے جو کوئی ان میں سے کسی کا خون کرے۔

~~12- اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرے اور ثابت ہو جائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا بجز اس کے کہ مقتول کا ولی خون بہا پر راضی ہو جائے۔~~

(ب) اہل ایمان اور یہودیوں کے مابین معاہدہ

میثاق مدینہ کا معاہدہ اہل ایمان اور یہودیوں کے درمیان بھی کئی شرائط رکھتا ہے تاکہ دونوں کے مابین امن اور سکون رہے۔ جسکے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

1- مدینہ میں رہتے ہوئے یہودیوں کو مذہبی آزادی ہوگی۔

2- مدینہ کا دفاع جسطرح مسلمانوں پر لازم ہے اسی طرح یہودی بھی اسے اپنی ذمہ داری سمجھیں۔

3- بیرونی حملے کے وقت مسلمانوں کے ساتھ متحد ہو کر مدینہ کے دفاع میں حصہ لیں گے۔

4- مسلمان کے قتل ناحق پر اگر ورثا رضامندی سے خون بہا لینے پر آمادہ نہ ہوں

تو قاتل کو جلاد کے حوالے کیا جائے گا۔
5- تمدنی اور ثقافتی معاملات میں یہودیوں کو مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔
6- یہودی اور مسلمان ایک دوسرے کے لیے حلیف ہوں گے۔ کسی سے لڑائی اور صلح کی صورت میں دونوں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔
7- مسلمانوں پر جارحانہ حملے کی صورت میں یہودی مسلمانوں اور یہودیوں پر حملے کی صورت میں مسلمان ان کا ساتھ دیں گے۔
8- قریش یا ان کے حلیف قبائل کی یہودی مدد نہیں کریں گے۔
9- یہودی اور مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کا اختلاف ہو تو عدالت حضرت محمدؐ کی ہوگی اور انکا فیصلہ حتمی ہوگا۔
10- اسلامی ریاست کے سربراہ حضرت محمدؐ کی ذات ہوگی اور یہودی بھی آپ کی قیادت و سیاست تسلیم کریں گے۔
11- یہودیوں کے اندرونی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔
12- شہر مدینہ میں ایک دوسرے فریق کے ساتھ جنگ کرنا حرام ہے۔

ڈاکٹر جان اسپوزیٹو ایک مشہور امریکی عالم ہیں اور لکھاری ہیں جنہوں نے اسلامی تعلیمات، مغربی اور اسلامی معاشرت کے علاوہ مسلم دنیا کے موضوعات پر اہم تحقیق کی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:-

"مدینہ کا معاہدہ حضرت محمدؐ کی قیادتی خصوصیات کی تشہیر کرتی جو کہ مختلف مذاہب والی معاشرت کی پیچیدگیوں کو حل کرنے میں مفید ہیں۔ یہ اسلام کی آزادی کی تاکید، سماجی برابری اور مختلف گروہوں کے درمیان امن کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔"

میثاق مدینہ کے اثرات

میثاقِ مدینہ نے اہلِ مدینہ پر بہت سے مثبت اثرات مرتب کیے۔ مہاجرین و انصار اور یہودیوں کے مابین اس معاہدے نے بہت سے اندرونی اور بیرونی

مسائل کو نہ صرف حل کیا بلکہ مدینہ کو ایک فلاحی ریاست بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔
میثاقِ مدینہ کے چند اہم اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

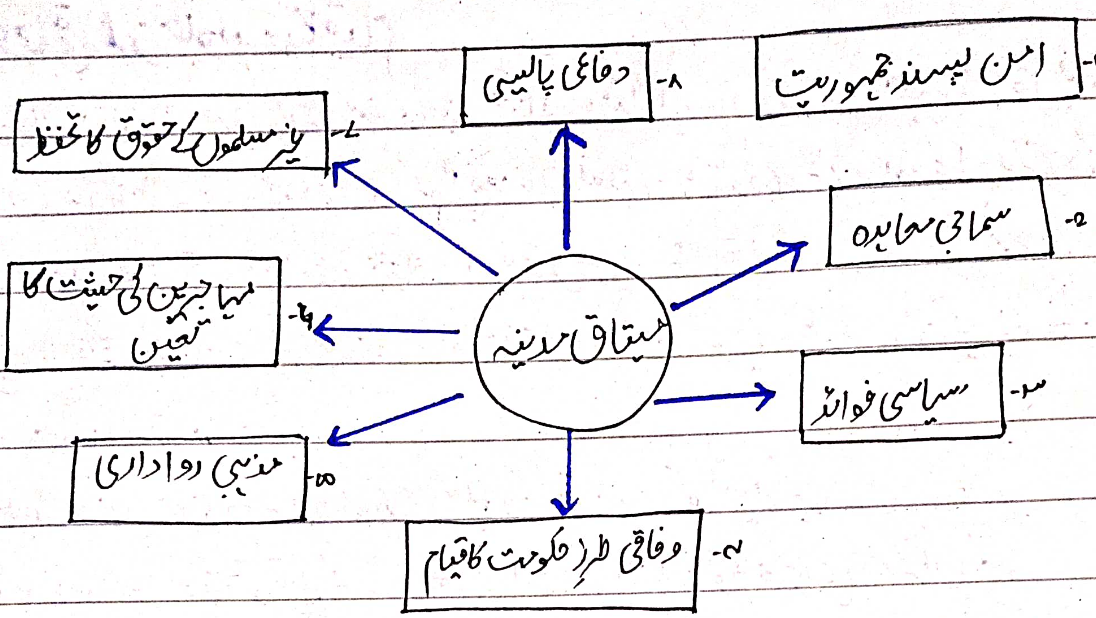

1- امن پسند جمہوریت

میثاقِ مدینہ کی بدولت مدینہ کے امن پسند جمہوریت میں تبدیل ہو گئی کیونکہ اس میں ایسے طریقے دیے گئے جس کے ذریعے مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دیا گیا۔ علاوہ ازیں اس میں مذہب، زبان اور ثقافت سے بالاتر ہو کر فیصلے اور اختیارات دیے گئے۔ کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب Muhammad: The Prophet of Our Time میں بیان کرتی ہیں: "قبائلی نظام تباہ ہو چکا تھا جو کسی امن کی تلاش میں تھا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے نبی امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔"

2- سماجی معاہدہ

میثاقِ مدینہ کی بدولت ممبران میں سماجی مساوات اور تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ اسکے ذریعے مواخات قائم کی گئی اور مشترکہ دفاع کا نظام اپنایا گیا۔ ممبران کی مالی حالت کو بہتر کرنے کے لیے قرض اور خون بہا کی ترکیب لاگو کر دی گئی۔

3- سیاسی فوائد

اس معاہدے کے ذریعے ایک وفاقی ریاست کا تصور منظرِ عام پر آیا جس کی رو سے تمام قبائل نے اللہ کے نبی کو اپنا سربراہ چن لیا اور مشترکہ دفاع اور سیاسی استحکام

کو یقینی بنا گیا۔ اسکے ذریعے ایک ریاست قائم ہوگئی جس میں مشترکہ شہریت کا تصور اپنایا گیا اور بھائی چارہ اور رواداری کو قائم کیا گیا۔

۴۔ وفاقی طرز حکومت کا قیام

میثاقِ مدینہ کے قبل پورا شہرِ مدینہ مختلف قبائل اور گروہوں میں بٹا ہوا نسلی دشمنی اور نفرت کا خاکہ تھا۔ یہودی خود کو اپنی عالی نسبتی، اقتصادی ترقی اور علمی برتری کی وجہ سے افضل سمجھتے تھے۔ معاشرہ مختلف طبقوں میں بٹا ہوا تھا۔ حضورؐ کی بہترین حکمت عملی نے انکی بکھری ہوئی سوچوں اور منتشر اذہان کو ایک مرکز پر جمع کیا جسکے تحت آپ نے درج ذیل اقدامات کیے۔

(i) معاہدے میں موجود ہر فرد کی علیحدہ شناخت کو تسلیم کیا۔

(ii) ان کے سابقہ دستور کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے داخلی خود مختاری برقرار رکھی۔

(iii) معاہدے میں موجود ہر فرد کو برابر حیثیت دی۔

۵۔ مذہبی رواداری

اس معاہدے کی بدولت تمام اقلیتوں، قبائل اور تمام برادریوں کو مذہبی آزادی دی گئی جسکے تحت وہ اپنی مذہبی رسومات کو ادا کرسکیں۔ اسی کی وجہ سے اہلِ مدینہ بطور ایک سیاسی تنظیم متحد ہوگئے۔ درحقیقت اس معاہدے سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ دینِ اسلام جبر اور زبردستی کا نہیں بلکہ عملی مظاہرے اور امن و سلامتی والا دین ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، شجاعت کا، امانت کا
لیا جائے گا کام تجھ سے دنیا کی امامت کا

۶۔ مہاجرین کی حیثیت کا تعین

مکہ سے ہجرت کرکے آنے والے مسلمان بہت بری حالت میں تھے۔ اپنے گھر، اسباب مال و دولت اور تمام آسائشیں چھوڑ کر مالی حالت میں کمزور اور بے یار و مددگار تھے۔ اس معاہدے کے ذریعے ان کے وجود کو نہ صرف مستقل طور پر تسلیم کیا گیا بلکہ "مواخاتِ مدینہ" کے تحت انصار اور مہاجرین میں بھائی چارا بنایا گیا

جس سے مہاجرین کو انصار کے مال و دولت اور کاروبار میں شریک کیا گیا تاکہ وہ مالی تنگ دستی کا شکار نہ ہوں۔ مہاجرین کی اس حیثیت کے تسلیم ہونے سے جہاں اس ریاست کو تجربہ کار عسکری قوت مل گئی وہیں عدل و انصاف پر مبنی معاشی نظام کو پروان چڑھانے میں ایک انقلابی مدد ملی۔

۷- غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

میثاقِ مدینہ میں موجود تمام غیر مسلموں کے حقوق کا خیال رکھا گیا۔ اور انہیں اجازت دی گئی کہ جب تک وہ دینِ اسلام کی تعلیمات سے مکمل طور پر آمادہ نہ ہوں وہ اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں اور اپنے عقیدے کے رسم و رواج کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

۸- دفاعی پالیسی

میثاقِ مدینہ کے پیشِ نظر مدینہ کے یہود اہلِ ایمان کا ہر بیرونی خطرے سے بچاؤ کے لیے ساتھ دیں گے۔ اس کی بدولت قریشِ مکہ جو کہ اہلِ ایمان کے سب سے بڑے دشمن تھے اور جن کا اثر و رسوخ عرب کے تمام قبائل میں موجود تھا، وہ بھی اپنے کسی ناپاک مقصد اور ارادوں کو پورا نہ کر سکے۔ کسی بھی فریق کو غداری، بغاوت اور ایسے کسی فعل کے لیے آمادہ نہ کر پائے اور ریاست میں کسی طرح کی بھی

خلاصہ بحث

میثاقِ مدینہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم رکن ہے۔ اسکی بدولت مدینہ ایک فلاحی ریاست بننے میں کامیاب ہوا۔ اس معاہدے کے ذریعے سے قریش کے راستے میں بہترین دیوار کھڑی کی گئی اور ان سازشوں کو بڑے اچھے طریقے سے ناکام بنایا گیا۔ شہر مدینہ کو پہلی دفعہ "شہری مملکت" قرار دیا گیا۔ اس ریاست کو ایک مستحکم نظم عطا کیا اور خارجی خطرات سے نمٹنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ یہ دنیا کی تاریخ کا پہلا

تحریری دستور قرار پایا جس کی رو سے مذہب کے حوالے سے جبر کو ختم کر دیا گیا اور مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات کا راستہ اپنایا گیا۔

"یہ تحریری معاہدہ ہے جس کی رو سے حضرت محمدؐ نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ انسانی معاشرے میں قائم کیا جس سے شرکائے معاہدہ میں سے ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدے کی آزادی کا حق حاصل ہوا۔ انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی۔ اموال کے تحفظ کی ضمانت مل گئی ارتکاب جرم پر گرفت اور مواخذہ شروع ہوا اور معاہدین کی یہ بستی (شہر مدینہ)، اس میں رہنے والوں کے لیے امن کا گہوارہ بن گئی۔ غور فرمائیے کہ سیاسی اور مذہبی زندگی کا ارتقا کتنی بلندی پر پہنچ گیا۔"

(محمد حسین ہیکل)